وہ کہاں شوکت خدائی میں ہے

جو فراغت تیری گدائی میں ہے

غم کو خاطر میں نہیں لاتا

وصف یہ تیرے ہر فدائی میں ہے

دل نوازی بھی غم گساری بھی

یہ ادا تیری دلربائی میں ہے

دے جو دامن بھی اور دولت بھی

ایسا محسن کوئی خدائی میں ہے

میٹھی میٹھی کسک بھی لذّت بھی

وصل کا لطف بھی جدائی میں ہے

میرے ہر سانس کی خبر ہے انہیں

یہ بھی اعجاز بےنوائی میں ہے

دودلی موت ہے محبت بھی

عافیت تیری رہنمائی میں ہے

غم کے اظہار کا بہانہ ہے

ورنہ کیا میری خوش نوائی میں ہے

ہو فقیری کے سروری اعظم

آبرو ان کی آشنائی میں ہے